بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
یوم پنجشنبہ
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۴/۱۹ | ۱۱ نبوت ۱۳۴۴ھش ۱۷ رجب ۱۳۸۵ھ ۱۱ نومبر ۱۹۶۵ء | نمبر ۲۶۰

چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی ایگریکلچر
اسسٹنٹ کاٹن مارکیٹنگ
پوسٹ بکس نمبر 87 ملتان

ہزاروں ہزار احباب نے خلافتِ ثالثہ کی دستی بیعت کا شرف حاصل کیا

بیعت کا سلسلہ مسلسل جاری ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت ثالثہ کے انتخاب کے معاً بعد سے ہزاروں ہزار احمدی احباب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت سے دستی اور تحریری طور پر مشرف ہو چکے ہیں اور یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔ مورخہ ۸ نومبر کو دس بجے شب انتخاب خلافت کے معاً بعد سب سے پہلے مجلس انتخاب خلافت کے جملہ اراکین نے بیعت کی۔ اس کے بعد ۱۰½ بجے شب جب انتخاب کا اعلان کیا گیا۔ تو ہزاروں ہزار احباب مسجد مبارک میں پہونچ گئے۔ اور انہوں نے اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ اور خلافت زندہ باد کے نعروں کے درمیان بیعت کا شرف حاصل کیا۔ (باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

غم واندوہ میں ڈوبے ہوئے ہزارہا قلوب غمناک و اشکبار آنکھوں اور عاجزانہ و دردمندانہ دعاؤں کے درمیان

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جسدِ اطہر سپردِ خاک کر دیا گیا

نمازِ جنازہ حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بہشتی مقبرہ کے وسیع احاطہ میں پڑھائی

ربوہ و پاکستان کے طول و عرض سے آئے ہوئے قریباً پچاس ہزار احباب نے جنازہ میں شرکت کی

ربوہ ۱۰ نومبر۔ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جسدِ اطہر کل مورخہ ۹ نومبر ۱۹۶۵ء بروز سہ شنبہ ۴½ بجے شام غم واندوہ میں ڈوبے ہوئے ہزارہا قلوب، غمناک و اشکبار آنکھوں، سوز وگداز سے معمور عاجزانہ و دردمندانہ دعاؤں کے درمیان بہشتی مقبرہ میں حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کے مزار اقدس کی چار دیواری کے اندر سپرد خاک کر دیا گیا۔ اس طرح وہ نہایت ہی مقدس و مطہر اور سراپا خیر و برکت وجود جس کی ولادت باسعادت، خدمتِ اسلام کے محیر العقول کارناموں سے معمور زندگی، اور خدائی مقدرات کے ماتحت جس کا وصال اک گشت اور

عظیم بالشان خدائی نشانوں کا مظہر تھا، سنتر سال تک جس نے دنیا کو بے شمار فیوض و برکات سے نوازا، جو علم و معرفت کا ایک بحرِ ذخار تھا جو علوم ظاہری و باطنی کا مخزن و معدن تھا جو قدرت اور رحمت اور قربت اور فضل اور احسان کا نشان تھا۔ جسے خدا نے اپنے الہام خاص میں فتح و ظفر کی کلید قرار دیا اور فی الواقعہ جس نے اسلام کو دنیا بھر میں فتح یاب کر دکھایا۔ جو سنتر سال تک تشنگانِ روحانیت کو سیراب کرتا اور ان کے دل و دماغ پر بڑی شان او محبت و شفقت کے ساتھ حکمرانی کرتا رہا۔ جس نے دنیا میں شرق سے لے کر غرب تک ایک عظیم الشان روحانی انقلاب برپا کر دکھایا — منشائے خداوندی اور تقدیر الٰہی کے ماتحت اس جہانِ فانی سے ہمیشہ ہمیش کے لئے روپوش ہو گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

نماز جنازہ سہ پہر کے وقت ۴ بجکر ۱۰ منٹ پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بہشتی مقبرہ کے وسیع و عریض احاطہ میں پڑھائی جس میں ربوہ کے مقامی احباب سمیت ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے قریباً ۵۰ ہزار مومنوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ شمع احمدیت کے یہ پروانے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کی خبر سنکر کمال درجہ غم واندوہ اور بے تابی کے عالم میں اپنے جان و دل سے بڑھ کر عزیز آقا اور نہایت ہی

مشفق و محسن اور عظیم روحانی باپ کے آخری دیدار کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے ملک کے کونہ کونہ سے دیوانہ وار کھنچے چلے آ رہے تھے۔ ان کی آمد کا سلسلہ نماز جنازہ شروع ہونے تک مسلسل جاری رہا۔

جنازہ اٹھانے اور کندھا دینے کا منظر

آخری زیارت کا سلسلہ جو مورخہ ۸ نومبر بروز دوشنبہ صبح ۷½ بجے شروع ہوا تھا مورخہ ۹ نومبر کو ۲½ بجے بعد دوپہر جنازہ اٹھانے کے وقت تک مسلسل ۳۱ گھنٹے جاری رہا کیونکہ آخر وقت تک احباب ریل گاڑیوں، موٹروں اور بسوں کے ذریعہ برابر ربوہ پہنچ رہے تھے۔ آخر جنازہ اٹھانے کے مقررہ وقت یعنی ۲½ بجے بعد دوپہر آخری زیارت کے سلسلہ کو مجبوراً بند کرنا پڑا اور آخری وقت میں پہنچنے والے بہت سے احباب کو آخری زیارت کے شرف سے محروم رہنا پڑا۔ اس موقعہ پر محروم دیدار احباب کی بے تابی اور اضطراب کی حالت قابل دید تھی وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے اور ڈیوٹی پر مقرر افراد کی منتیں کرتے بے حال ہوتے جا رہے تھے کہ انہیں اپنے جان و دل سے عزیز آقا کے پرنور اور مبارک چہرہ کی آخری بار ایک جھلک نصیب ہو جائے۔ ایسے احباب کو سنبھالنے اور تسلی دینے میں کچھ وقت لگا اور جنازہ قصر خلافت سے ظہر اور عصر کی باجماعت نمازوں کے بعد جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مسجد مبارک میں اکٹھی پڑھائیں ۲¾ بجے کی بجائے پونے تین بجے سہ پہر اٹھایا گیا۔ قصر خلافت کے اندر سے جنازہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اپنے کندھوں پر اٹھا کر لائے اور چارپائی پر رکھا جس کے ساتھ بہت لمبے لمبے بانس لگے ہوئے تھے (باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ قربانیوں کے میدان میں ہمیشہ اپنے قدم کو تیز سے تیز تر کرتے چلے جائیں

تحریک جدید کے دفتر اوّل میں حصہ لینے والوں میں سے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ دفتر دوم میں پانچ پانچ سات سات افراد نئے شامل کرے

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء (فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء)

کئی لوگ پوچھا کرتے ہیں کہ کیا

عزت اور آبرو کی قربانی

بھی اسلام جائز قرار دیتا ہے۔ میں انہیں ہمیشہ یہ جواب دیا کرتا ہوں کہ ہاں اسلام کے لئے اگر عزت اور آبرو کو بھی قربان کرنا پڑے تو مومن کو یہ چیز قربان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ ہزاروں اوقات انسانی زندگی میں ایسے آتے ہیں جب عزت اور آبرو خطرہ میں ہوتی ہے۔ دشمن ننگ وناموس کو کچلنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ مگر خدا اور اس کے رسولؐ کی طرف سے انسان پر جو فرائض عائد ہوتے ہیں وہ اسے مجبور کرتے ہیں کہ وہ عزت و آبرو کا قربان ہونا برداشت کر لے۔ مگر اپنے فرائض میں کسی قسم کی کوتاہی نہ ہونے دے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب عرب میں ایک طرف جھوٹے مدعیانِ نبوت کا فتنہ اٹھا اور دوسری طرف تمام عرب میں ایسے باغی پیدا ہو گئے جنہوں نے

زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا

اور شورش اس حد تک بڑھی کہ مدینہ پر حملہ کا خطرہ پیدا ہو گیا تو اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کے ماتحت اسامہ بن زیدؓ کی سرکردگی میں ایک لشکر شام کی طرف عیسائیوں کے مقابلہ کے لئے روانہ ہو رہا تھا۔ حالات کی نزاکت دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اس وقت باغیوں کی وجہ سے سخت خطرہ ہے اور مدینہ کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں۔ بہتر ہوگا کہ اسامہ کے لشکر کو روک لیا جائے۔ اگر یہ لشکر بھی روانہ ہو گیا۔ اور باغیوں نے

مدینہ پر حملہ

کر دیا تو ہماری عورتوں کی وہ بے حرمتی ہوگی کہ الامان۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جواب دیا۔ خدا کی قسم اگر دشمن ہم پر غالب آجائے اور مدینہ کی گلیوں میں کتے ہماری عورتوں کی ٹانگیں گھسیٹتے پھریں۔ تب بھی میں اس لشکر کو نہیں روکوں گا جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے روانہ ہونے کا ارشاد فرمایا ہے۔ وہ لشکر جائیگا اور ضرور جائے گا۔ اب دیکھو یہ اسلام کے لئے عزت اور آبرو کی قربانی تھی۔ جسے پیش کرنے کے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوراً تیار ہو گئے۔

بائیس پچیس ہزار کا لشکر

مدینہ کی طرف بڑھتا چلا آرہا تھا اور صرف چند سو آدمی مدینہ میں موجود تھے۔ جو ان کے مقابلہ کے لئے قطعاً کافی نہیں تھے۔ دس ہزار تجربہ کار سپاہیوں کا لشکر دشمن کو شکست دینے کے لئے موجود تھا۔ مگر چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسے شام کی طرف روانہ ہونے کا ارشاد فرما چکے تھے اس لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ باوجود شدید خطرات کے یہ لشکر نہیں رکے گا۔ اسے ضرور بھیجا جائے گا خواہ مدینہ میں صرف بڈھے عورتیں اور بچے ہی رہ جائیں اور دشمن اس قدر غالب آجائے کہ عورتوں کی ٹانگیں مدینہ کی گلیوں میں کتے گھسیٹتے پھریں۔ بھلا

اس سے زیادہ عزت کی قربانی

اور کیا ہوگی کہ شریف اور معزز عورتوں کی لاشیں مدینہ کی گلیوں میں روندی جائیں اور کتے ان کی ٹانگیں گھسیٹتے پھریں۔ پس یقیناً سچے ایمان کے ساتھ ہر انسان کو اپنی جان اپنے مال اپنی عزت اپنی آبرو اور اپنے احساسات غرض ہر چیز کی قربانی کے لئے پوری طرح تیار رہنا چاہیئے۔ اگر ہم ان قربانیوں کے بغیر اپنی کامیابی کی امید رکھتے ہیں تو یہ امید بالکل غلط ہے۔ قربانیاں ہی ہیں جو قوموں کو کامیاب کرتی ہیں۔ اور قربانیاں ہی ہیں جن سے

اللہ تعالےٰ کی محبت

حاصل ہوتی ہے۔ جس دن ہماری جماعت قربانی کے انتہائی مقام پر پہنچ جائے گی۔ اس دن وہ ایک پیارے بچے کی طرح خدا تعالےٰ کی گود میں آجائے گی۔ اور ہماری ہر مصیبت اور تکلیف دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہو جائے گی۔ کیا تم نہیں سمجھتے کہ بچہ کو بعض دفعہ ماں اپنے ہاتھ میں چھری لے کر ڈراتی ہے اور کہتی ہے آؤ میں تمہیں ذبح کر دوں۔ جب بچہ اچھل کر چارپائی پر لیٹ جاتا ہے۔ تو ماں اپنے گلے سے اسے چمٹا لیتی ہے۔ اور اتنے زور سے اسے چومتی ہے کہ اسکے گلے سرخ ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالےٰ بھی اپنے بندوں سے محبت کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ان کو

قربانیوں کی بھڑکتی ہوئی آگ

میں چھلانگ لگانے کا حکم دیتا ہے۔ جب مومن قربانی کے ارادہ کے ساتھ اس تنور میں اپنے آپ کو جھونک دیتے ہیں تو معاً اللہ تعالےٰ کی محبت جوش میں آتی ہے اور وہ اس قدر پیار کرتا ہے کہ انہیں ہر مصیبت اور تکلیف بھول جاتی ہے۔ جب تک ہماری جماعت کے افراد اپنے دلوں میں قربانی کا اسی قسم کا جذبہ پیدا نہیں کرتے اس وقت تک وہ کسی قسم کی ترقی حاصل نہیں کر سکتے۔ پس میں

جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں

کہ انہیں قربانی کے میدان میں اپنے قدم کو ڈھیلا نہیں بلکہ تیز سے تیز تر کرتے چلے جانا چاہیئے۔ اسی طرح صدر انجمن احمدیہ کے چندے بھی نہایت اہم ہیں جن کی ادائیگی میں جماعت کو پوری توجہ کے ساتھ حصہ لینا چاہیئے۔

مَیں نے بتایا ہے کہ موجودہ حالت ایسی ہے کہ ہم اسلام کی جنگوں کو ایک لمحہ کے لئے بھی روک نہیں سکتے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس جنگ کو جاری رکھیں اور اس راہ میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

ہم میں سے ہر فرد کو

یہ امر اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے

کہ دین کی ضرورتیں ہم سے ایک بڑی قربانی کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اگر ہم سُستی اور غفلت سے کام لیں گے اور خدا تعالیٰ کے عاید کردہ فرائض کو نظرانداز کر دیں گے تو ہم سے زیادہ مجرم اور کوئی نہیں ہوگا۔ ہم خدا تعالیٰ کے سامنے اس بات کے ذمّہ دار ہیں کہ اسلام جو اس وقت مُردہ ہو رہا ہے اسے اپنی کوششوں سے زندہ کریں اور اپنی تدابیر کو انتہائی کمال تک پہنچا دیں۔ مَیں نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم پر بھروسہ رکھتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے بہت سی تدابیر اختیار کی ہیں اور کئی سکیمیں ہیں جن کا جماعت کے سامنے اعلان کر چکا ہوں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص ان میں سے بھی بہتر تدابیر جماعت کی علمی۔ تجارتی۔ صنعتی اور اقتصادی ترقی کے لئے بنا سکے لیکن تمہیں اس حقیقت کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ اگر تم آسمان کی چوٹی پر بھی پہنچ جاؤ تب بھی اسلام تمہیں یہی کہتا ہے کہ الامام جُنَّۃٌ یُقاتَل من ورائہٖ۔

تمہاری ڈھال تمہارا امام ہے

اور تمہاری تمام تر سلامتی محض اسی میں ہے کہ تم اس کے پیچھے ہو کر جنگ کرو۔ اگر تم اپنے امام کو ڈھال نہیں بناتے اور اپنی عقلی تدابیر کے ماتحت دشمن کا مقابلہ کرتے ہو تو تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کامیابی اسی شخص کے لئے مقدر ہے جو اسلام کی جنگ میری متابعت میں لڑے گا۔ پس ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کسی شخص کی ذاتی رائے تجارت کے معاملہ میں مجھ سے بہتر ہو یا صنعت وحرفت کے متعلق وہ زیادہ معلومات پیش کر سکتا ہو لیکن بہرحال جو اصولی سکیم میری طرف سے پیش ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی میں برکت پیدا کی جائے گی اور وہی اس کے منشاء اور ارادہ کے ماتحت ہو گی۔ اگر تم اس سکیم پر عمل کرو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے اور اگر تم اس سکیم کو نظرانداز کرکے اپنی ذاتی آراء کو مدّنظر رکھو گے اور اپنے تجربہ اور ذاتی معلومات کو اپنا راہنما بناؤ گے تو تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکو گے۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ جماعتیں ان تمام باتوں کو پوری طرح ملحوظ رکھیں گی اور کوشش کریں گی کہ ان کا قدم ترقی کی دوڑ میں پہلے سے زیادہ تیز ہو۔

مَیں نے

اپنی ایک نظم میں

کہا ہے کہ ؎

ہے ساعتِ سعد آئی اسلام کی جنگوں کی
آغاز تو مَیں کر دوں انجام خدا جانے

چنانچہ ایک خوشی تو اللہ تعالیٰ نے نصیب کر دی کہ اس نے محض اپنے فضل سے وہ دن مجھے دکھا دیا جبکہ مبلغین اسلام احمدیت کی اشاعت اور خدا تعالیٰ کے جلال اور اس کے جمال کے اظہار کے لئے بیرونی ممالک میں جا رہے ہیں۔ اب یہ خدا تعالیٰ کی مرضی ہے کہ وہ اس کا انجام مجھے دکھائے یا نہ دکھائے۔ وہ بادشاہ ہے ہمارا اس پر کوئی حق نہیں۔ ہم اس کے رحم اور فضل کے ہر آن طلب گار ہیں اور ہم اس سے یہی کہتے ہیں کہ اے خدا تیرے نام کی بلندی ہو اور تیرا جلال دنیا میں پوری طرح ظاہر ہو لیکن انجام خواہ مَیں دیکھوں یا نہ دیکھوں۔ ہمارے لڑنے والے سپاہی اپنے غنیم پر کبھی فتح حاصل نہیں کر سکتے جب تک ہم ان کی مدد نہ کریں۔ جب تک ہم ان کے لئے سامان مہیا نہ کریں۔ اور جب تک ہم ان کے قائمقام تیار کرنے کی کوشش نہ کریں۔ پس

جماعت کا فرض ہے

کہ وہ ہر قسم کی قربانیوں میں حصہ لے کر اس بوجھ کو اٹھانے کی کوشش کرے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر عاید کیا گیا ہے اور اس طرح نہ صرف تحریک جدید وقفِ زندگی۔ وقفِ تجارت اور صنعت وحرفت وغیرہ تحریکات کو کامیاب کرے بلکہ صدر انجمن احمدیہ کے چندوں میں بھی کسی قسم کی کمی نہ آنے دے۔

تحریکِ جدید کے چندہ کے سلسلہ میں مَیں دوستوں کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ ہر احمدی جس نے دفتر اوّل میں حصّہ لیا ہے اسے کوشش کرنی چاہیئے کہ کم از کم ایک آدمی دفتر دوم میں حصّہ لینے والا کھڑا کرے۔ جس طرح آپ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ آپ کی جسمانی نسل جاری رہے۔ اسی طرح آپ لوگوں کو یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ آپ کی روحانی نسل جاری رہے اور روحانی نسل کو بڑھانے کا

ایک طریق یہ ہے

کہ ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے دفتر اوّل میں حصّہ لے چکا ہے وہ عہد کرے کہ نہ صرف آخر تک وہ خود پوری باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں حصّہ لیتا رہے گا بلکہ کم سے کم ایک آدمی ایسا ضرور تیار کرے گا جو دفتر دوم میں حصّہ لے۔ اور اگر وہ زیادہ آدمی تیار کر سکے تو یہ اور بھی اچھی بات ہے۔ دنیا میں لوگ صرف ایک بیٹے پر خوش نہیں ہوتے بلکہ چاہتے ہیں کہ ان کے

پانچ پانچ سات سات بیٹے

ہوں جس طرح دنیا میں لوگ اپنے لئے پانچ پانچ سات سات بیٹے پسند کرتے ہیں اسی طرح ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ تحریک جدید کے دفتر دوم میں حصّہ لینے والے پانچ پانچ سات سات نئے آدمی تیار کرے۔ پھر دوسرے دفتر میں حصّہ لینے والا ہر شخص کوشش کرے کہ وہ تیسرے دفتر کے لئے پانچ پانچ سات سات آدمی کھڑے کرے اور تیسرے دفتر میں حصہ لینے والا شخص کوشش کرے کہ وہ چوتھے دفتر کے لئے پانچ پانچ سات سات آدمی تیار کرے تاکہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے اور اس روپیہ سے تبلیغ کے نظام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جا سکے اگر دوست زیادہ آدمی تیار نہ کر سکیں تو کم از کم ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ دفتر دوم کے لئے

ایک آدمی ضرور تیار کرے

ورنہ روحانی لحاظ سے وہ بے نسل سمجھا جائے گا اور دین کی اشاعت کا کام جو اس نے شروع کیا تھا وہ اس کی ذات کے ساتھ ہی منقطع ہو جائے گا۔

پس جماعت کو

دفتر دوم

کی طرف بھی خصوصیت کے ساتھ توجہ کرنی چاہیئے۔ تحریک جدید کے دورِ اوّل میں حصہ لینے والوں میں سے ہر فرد کا دفتر دوم کے لئے کم از کم ایک آدمی تیار کرنا ایسا ہی ہے جیسے روحانی اولاد کی زیادتی میں حصّہ لینا۔ اس طرح قیامت تک یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چلتا چلا جائے گا۔ اور جماعت کے لئے دائمی ثواب اور خدا تعالیٰ کے قرب کا ایک دائمی رستہ کھلا رہے گا۔

خدائے ذوالعرش کی تعزیت

اور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کا ایک دردناک الوداعی پیغام

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ)

آہ حضرت مسیح موعودؑ کا فرزند ارجمند، حضرت ام المومنین نصرت جہاں بیگمؓ کا دلارا مسند خلافت کا تاجدار، ہمارے پیاروں کا پیارا اور خدا کا محبوب بندہ سیدنا محمود بھی ہم سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو کر جنت الفردوس میں اپنے آسمانی آقا کے دربار میں پہنچ گیا فانا للہ وانا الیہ راجعون ؎

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو ٭ راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

افسوس محرومیٔ قسمت ہم ابھی حضور کی زبان مبارک سے دوبارہ آسمانی نوبت خانوں کی آواز سننے کے منتظر تھے کہ جناب الٰہی کا بلاوا آ گیا اور خلافت ثانیہ کا مقدس، مبارک اور سنہری دور چند لمحوں میں اختتام پذیر ہو گیا۔ ایک آفتاب تھا غروب ہو گیا ایک سمندر تھا سا کن ہو گیا۔

گو حضور نے خدا سے علم پا کر مدتوں قبل بتا دکھا تھا کہ میں جانے والا ہوں۔ مگر ہمیں کب یقین آسکتا تھا کہ یہ بے بہا نعمت جو ہزاروں سال کے بعد ہم غریبوں اور بے کسوں کو عطا ہوئی ہے اتنی جلدی ہم سے چھن جائے گی۔ چنانچہ حضور نے آج سے اکیس برس قبل ۲۳ر اپریل ۱۹۴۴ء کو ارشاد فرمایا:۔

"آج میں نے ویسا ہی ایک رویا دیکھا ہے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک رویا ہے کہ خواب میں آپ نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کو دیکھا اور ان سے کہا آپ میرے واسطے دعا کریں کہ میری اتنی عمر ہو کہ سلسلہ کی تکمیل کے واسطے کافی وقت مل جائے اس کے جواب میں انہوں نے کہا تحصیلدار میں نے کہا یہ آپ غیر متعلق بات کرتے ہیں جس امر کے واسطے آپ کو دعا کے لئے کہا ہے آپ وہ دعا کریں تب انہوں نے دعا کے واسطے سینہ تک ہاتھ اٹھائے مگر اونچے نہ کئے اور کہا "اکیس" میں نے کہا کھول کر بیان کرو مگر انہوں نے کچھ کھول کر نہ بیان کیا اور بار بار اکیس اکیس کہتے رہے اور پھر چلے گئے۔

(تذکرہ صفحہ ۵۲۰، ۵۲۱ طبع اول)

یہ ساری رویا تو نہیں مگر آج رات ایک لمبے عرصہ تک یہی رویا ذہن میں آکر بار بار یہ الفاظ جاری ہوتے رہے اکیس اکیس"

(الفضل ۲۹ر اپریل ۱۹۴۴ء صفحہ ۲ کالم ۲) چنانچہ ۱۹۴۴ء سے ٹھیک اکیس سال بعد حضور کا وصال مبارک ہوا اور خدا کی بات بات لفظاً لفظاً پوری ہوئی۔ اس رویاء سے دو سال قبل خدائے ذوالعرش کی طرف سے اکتوبر ۱۹۴۲ء میں حضور کو مندرجہ ذیل الہام ہوا

"موتٌ حسنٌ موتٌ حسنٌ فی وقتٍ حسنٍ"

یہ ایک آسمانی تعزیت نامہ تھا جس کی تشریح میں حضور نے خود ہی فرمایا

"یعنی حسن کی موت بہت اچھی موت ہے اور اچھے موقعہ پر میں سمجھتا ہوں اس میں اللہ تعالیٰ نے مجھے انجام بخیر کی خبر دی ہے"۔

"الفضل" ۱۰ر نومبر ۱۹۴۲ء صفحہ کالم ۳)

ان آسمانی نوشتوں کے پیش نظر حضور نے ہمیں کئی مواقع پر اپنے الوداعی پیغامات سے نوازا جن میں سے ایک دردانگیز پیغام درج ذیل کیا جاتا ہے (یہ پیغام حضور نے ۲۲ر اگست ۱۹۴۷ء کو رقم فرمایا تھا)

"میں جماعت کو محبت بھرا پیغام بھجواتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو اگر ابھی میرے ساتھ مل کر کام کرنے کا وقت ہو تو وفاداری سے اور مجھے دیانتداری سے کام کرنے کی توفیق ملے اور اگر ہمارے تعاون کا وقت ختم ہو چکا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کے قدم کو ڈگمگانے سے محفوظ رکھے، سلسلہ کا جھنڈا نیچا نہ ہو، اسلام کی آواز پست نہ ہو، خدا کا نام ماند نہ پڑے قرآن سیکھو اور حدیث سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ اور خود عمل کرو اور دوسروں سے عمل کرواؤ زندگیاں وقف کرنے والے ہمیشہ تم میں سے ہوتے رہیں اور ہر ایک اپنی جائداد کے وقف کا عہد کرنے والا ہو خلافت زندہ رہے اور اس کے گرد جان دینے کے لئے ہر مومن آمادہ کھڑا ہو صداقت تمہارا زیور، امانت تمہارا حسن اور تقویٰ تمہارا لباس ہو خدا تعالیٰ تمہارا ہو اور تم اس کے ہو۔ آمین۔

میرا یہ پیغام باہر کی جماعتوں کو بھی پہنچا دو اور انہیں اطلاع دو کہ...... تم میری آنکھ کا تارا ہو میں یقین رکھتا ہوں کہ جلد سے جلد اپنے اپنے ملک میں احمدیت کا جھنڈا گاڑ کر آپ لوگ دوسرے ملکوں کی طرف توجہ دیں گے اور ہمیشہ خلیفہ وقت کے جو ایک وقت میں ایک ہی ہو سکتا ہے فرمانبردار رہیں گے اور اس کے حکموں کے مطابق اسلام کی خدمت کریں گے"۔

والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی)

جب گذر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار ٭ سستیاں ترک کرو طالب آرام نہ ہو

اللہ تعالیٰ ہم سب کو محض اپنے فضل سے حضرت المصلح الموعود کے اس الوداعی فرمان کی پوری پوری تعمیل کرنے کی توفیق بخشے تا ہم زندگی کے آخری سانس تک خلافت کے مضبوط نظام سے وابستہ رہ کر دنیا کے چپہ چپہ پر اسلام و احمدیت کے جھنڈے گاڑ دیں۔ اور جب موت کے بعد حضور کی خدمت میں حاضر ہوں۔ تو ہمارے آج کے غمزدہ دل اشکبار آنکھیں اور کانپتے ہوئے ہاتھ "خدمت اسلام" کا تحفہ پیش کرنے کے قابل ہو سکیں۔ اللھم آمین ثم آمین۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عطایات تحریک جدید

سال نو کی دوسری قسط

(۱)	حضرت سیدہ ام متین صاحبہ	--	۲۱۰
(۲)	حضرت سیدہ بشریٰ مہر آپا صاحبہ	--	۱۶۵
(۳)	ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب	--	۳۸۴
(۴)	نوابزادہ میاں عباس احمد خانصاحب	--	۱۰۷۳
(۵)	میر سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ	۲۰	۲۳۱
(۶)	میر سید مسعود احمد صاحب مبلغ سکنڈے نیویا	۲۰	۴۷

یہ وعدے احباب جماعت کو فاستبقوا الخیرات کا سبق دے رہے ہیں۔ جملہ مخلصین اس طرف جلد عملی قدم اٹھا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ کے

نئے ماڈل کے چولہے

بلحاظ اپنی خوبصورتی مضبوطی تیل کی بچت اور وافر حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں

اپنے شہر کے ہر بڑے ڈیلر سے طلب فرمائیں

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی۔ دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل۔ کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورت منداحباب ہمیں خدمت کا موقعہ دے کر مشکور فرمائیں۔

سوپر ٹمبر کارپوریشن ☜ سٹار ٹمبر سٹور ☜ لائل پور ٹمبر سٹور

۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون ۶۲۶۱۸ ۔ ۹۰ فیروزپور روڈ لاہور ۔ راجاباز روڈ لائلپور فون ۳۸۰۸

ولادت

میرے بیٹے عزیز شیخ حمید احمد رشید سٹیشن انجینئر پی آئی اے ملتان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسری لڑکی عطا فرمائی ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی عمر دے خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(بیگم مسعود احمد رشید ۲۶ کنال پارک لاہور)

جملہ حقوق محفوظ

مایوس العلاج مریضوں کیلئے خوشخبری

اللہ تعالیٰ کے رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلعم نے فرمایا ہے لکلّ داءٍ دواء یعنی ہر مرض کی دوا ہے چنانچہ انسان کو خواہ کیسا تکلیف دہ مرض ہو اس کو لاعلاج سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اس مرض کا صحیح علاج تلاش کرنا چاہیئے بفضل خدا ہمارے ہاں مندرجہ ذیل خاص الخاص دوائیں مل سکتی ہیں اگر آپ حاجتمند ہوں تو منگوا کر ضرور فائدہ اٹھائیں۔

	روپے		روپے
دوائے قبض دائمی	۲	دوائے پائیوریا	۲
دوائے بواسیر خونی	۳	دوائے ضعف جگر	۲
دوائے خارش	۳	دوائے لکھنٹیا	۳
دوائے بہرہ پن	۴	دوائے دمہ	۴
دوائے کمزوری نظر	۵	دوائے موتیابند ابتدائی	۵
دوائے ذیابیطس	۹	دوائے پتھری	۹
دوائے تپ دق (ٹی بی)	۱۰	دوائے پاگل پن	۱۰
دوائے تلی	۳	دوائے سنگرہنی	۳

دوائے امراض مخصوصہ مرداں ۔۔ ۲۲ روپے

نوٹ:۔ فرمائش کے ساتھ اپنے حالات بھی لکھیں۔

حکیم مخدوم الطاف احمد اکمل الطب والجراحت

دواخانہ فضل میانی (ضلع سرگودھا)

بقیہ صفحہ اول

اگلے روز مورخہ ۹ر نومبر کی صبح کو نماز فجر کے بعد پھر بیعت ہوئی جس میں کثرت سے احباب شریک ہوئے ساڑھے دس بجے مستورات کو بیعت کا موقع دیا گیا چنانچہ ہزاروں احمدی خواتین بیعت سے مشرف ہوئیں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد جب کہ دور و نزدیک سے ہزاروں اور احباب تشریف لا چکے تھے پھر بیعت لی گئی۔ بیعت لینے کے مواقع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے احباب کو نہایت قیمتی نصائح سے نوازا حضور کی یہ تقاریر انشاء اللہ بعد میں ہدیۂ احباب کی جائیں گی۔ بیعت کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔

پوری قوم اپنے جانبازوں کے ساتھ ہے

اپنے ملک کے دفاع اور مستقبل کے تحفظ کے لئے

۵ فیصد دفاعی بانڈ ۱۹۷۰ء خریدیئے

بانڈ کی قیمت اجراء ۸ر نومبر سے ۱۵ر نومبر ۱۹۶۵ء تک ۱۰۰ روپے ہوگی بعد ازاں ۱۰ پیسے فی ہفتہ فی سینکڑہ کے حساب سے تا اطلاع ثانی بڑھتی جائے گی۔ نیز خریداروں کی درخواست پر بانڈ بلا منافع بھی جاری کئے جائیں گے۔

منافع کی ادائیگی ہر ششماہی پر ۸ر مئی اور ۸ر نومبر کو ہوا کرے گی۔

بانڈ خریدنے کیلئے درخواست ۱۰۰ روپے یا سو سے تقسیم ہونے والی رقوم کے لئے ہونی چاہئیں۔

ادائیگی نقد یا چیک کے ذریعہ کی جاسکتی ہے۔

مکمل قواعد و ضوابط اور درخواستوں کے فارم مندرجہ ذیل دفاتر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(ا) اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے دفاتر:۔ کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ کوئٹہ۔ لائلپور۔ ڈھاکہ۔ چاٹگام۔ کھلنا وغیرہ

(ب) نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخیں جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے دفاتر نہ ہوں۔

(ج) سرکاری خزانہ جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا دفتر یا نیشنل بینک آف پاکستان کی کوئی شاخ نہ ہو۔

جاری کردہ:۔ وزارت مالیات ۔ حکومت پاکستان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ اور تدفین

(بقیہ صفحہ اوّل)

تاکہ ہزاروں ہزار احباب بآسانی کندھا دینے کا شرف حاصل کر سکیں۔ جنازہ کے قصرِ خلافت کے اندر سے باہر آنے کے بعد احاطہ قصرِ خلافت میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے علاوہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، صدر انجمن احمدیہ، صدر اور تحریک جدید انجمن احمدیہ کے ناظر و وکلاء صاحبان اور ہر دو انجمنوں کے دیگر ارکان، افسران صیغہ جات، مبلغین سلسلہ، ممبران انجمن احمدیہ وقفِ جدید، امرائے اضلاع مجالس عاملہ انصار اللہ و خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اراکین اور غیر ملکی طلبہ نے جنازہ کو کندھا دینے کا شرف حاصل کیا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بھی قصرِ خلافت کے احاطہ میں تمام وقت جنازہ کو کندھا دیا۔ جنازہ احاطہ قصرِ خلافت کے مغربی دروازہ سے (محلہ دار الصدر غربی کی کوٹھیوں کی جانب) باہر سڑک پر لایا گیا۔ اور پھر نصرت گرلز ہائی سکول سے ملحق ٹیوب ویل والی سڑک پر پہنچا وہاں سے سیدھا دفاتر صدر انجمن اور تحریک کی درمیانی سڑک پر سے ہوکر بائیں جانب گول بازار میں سے گزرا اور فضل عمر ہسپتال کی بڑی سڑک پر سے ہوتا ہوا بہشتی مقبرہ پہنچا۔ نصف میل کے اس راستہ کو چار بلاکوں (صدر بلاک، رحمت بلاک، برکات بلاک، اور یمن بلاک) میں تقسیم کرکے سڑک کے دونوں طرف احباب کو جماعت وار کھڑا کیا گیا تھا اور یہ تمام راستہ قطار وار کھڑے ہوئے انسانوں سے پٹا پڑا تھا۔ جنازہ کے آگے آگے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد تھے۔ دو رویہ کھڑے ہوئے احباب اس حال میں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے بلند آواز سے درود شریف پڑھتے جاتے تھے۔

اور جوں جوں جنازہ آگے بڑھتا جاتا تھا۔ دو رویہ کھڑے ہوئے احباب ایک خاص نظام اور ترتیب کے ماتحت جنازہ کو کندھا دینے کی سعادت حاصل کرتے جاتے تھے۔ لوگوں کی بے پناہ کثرت اور ان کی وارفتگی کے باعث جنازہ کو بار بار روک کر اور ترتیب بحال کرکے آگے بڑھنا پڑتا تھا اس طرح نصف میل کا یہ فاصلہ پونے دو گھنٹوں میں طے ہوا۔ اس عرصہ میں ہزاروں ہزار افراد نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر لاکھوں لاکھ مرتبہ درود بھیجا اور مسلسل پونے دو گھنٹے تک ربوہ کی فضا درود کی آوازوں سے گونجتی رہی۔

نماز جنازہ ——— اور ——— ایک عہد کی تجدید

جنازہ کے بہشتی مقبرہ پہنچنے پر مقبرہ کے وسیع و عریض احاطہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں ربوہ کے مقامی احباب سمیت ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے قریباً پچاس ہزار افراد نے شرکت کی۔ صرف مردوں کی ہی لمبی لمبی ۲۲ صفیں تھیں۔ مستورات جو بہت کثیر تعداد میں بیرون جات سے ربوہ آئی تھیں۔ نماز جنازہ میں شریک نہیں ہوئیں۔ البتہ انھوں نے اپنے آقا کے چہرۂ مبارک کی آخری زیارت کا شرف حاصل کیا۔

صفوں کی ترتیب کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھانے سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے جسد اطہر کے سامنے قبلہ رخ کھڑے ہو کر لاؤڈ سپیکر پر احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں چاہتا ہوں کہ نماز جنازہ ادا کرنے سے قبل ہم سب مل کر اپنے ربِّ رؤف کو گواہ بنا کر اس مقدس موقعہ کی خاطر جو چند گھڑیوں میں ہماری آنکھوں سے اوجھل ہونے والا ہے اپنے ایک عہد کی تجدید کریں اور وہ عہد یہ ہے کہ ہم دین اور دین کے مصالح کو دنیا اور اس کے سب سامانوں اور اس کی ثروت اور وجاہت پر ہر حال میں مقدم رکھیں گے اور دنیا میں دین کی سربلندی کے لئے مقدور بھر کوشش کرتے رہیں گے۔ اس موقع پر ہم اپنے ایک اور عہد کی تجدید بھی کرتے ہیں۔ اگرچہ ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ بہشتی مقبرہ قادیان کے بہشتی مقبرہ کے ظل کی حیثیت سے ان تمام برکات کا حامل ہے جو اللہ تعالےٰ نے اُس بہشتی مقبرہ کے ساتھ وابستہ کی ہیں لیکن حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ اولاد جو پنجتن کہلاتی ہے اور ان میں سے جو وفات یافتہ یہاں مدفون ہیں اور خاندان کے دوسرے وفات یافتہ افراد بھی جن کا مدفن اس مقبرہ میں ہے ہم ان کے تابوتوں کو مقدر وقت آنے پر قادیان واپس لے جائیں گے اور ان تمام امانتوں کو جانوں سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہوئے اوّلین وقت میں ان جگہوں پر پہنچا دیں گے۔ جن کی طرف وہ حقیقی طور پر اپنے آپ کو منسوب کرتے تھے اور جہاں انہیں پہنچانا ضروری ہے اور جس کا ہم نے عہد کیا ہوا ہے۔"

اس عہد کی تجدید کے وقت صفوں میں کھڑے ہوئے احباب پر ایسا رقت اور سوز و گداز کا عالم طاری ہوا کہ لوگوں کی چیخیں نکل گئیں اور انا للہ و انا الیہ راجعون کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ درد و سوز اور رقت کے عالم میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ۴ بجکر ۴۰ منٹ پر نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں تکبیر تحریمہ سمیت چھ تکبیریں تھیں نماز کے دوران سوز و گداز کی حالت میں بعض احباب کی چیخیں نکل گئیں اور فضا ہچکیوں اور سسکیوں کی دردناک آواز سے گونج اٹھی۔

تدفین اور قبر کی تیاری

نماز کے بعد ۴ بج کر ۵۴ منٹ پر جنازہ حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کے مزار اقدس کی چار دیواری کے اندر لے جایا گیا۔ چار دیواری کا احاطہ محدود ہونے کے باعث خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے علاوہ صرف ان احباب کو ہی جنہوں نے قصر خلافت کے احاطہ میں جنازہ کو کندھا دیا تھا جنازہ کے ہمراہ چار دیواری کے اندر جانے کی اجازت دی گئی۔ باقی ہزاروں ہزار احباب چار دیواری سے باہر بہشتی مقبرہ کے احاطہ میں دعائیں کرتے اور درود شریف پڑھتے رہے۔

تابوت کو قبر کے اندر اتارنے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دیگر فرزندان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے علی الخصوص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دیرینہ طبی خادم حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب نے بھی حصہ لیا۔ بعد ازاں چار دیواری کے اندر موجود احباب نے لحد کو مٹی دی جس کے بعد شام کو ۶ بج کر ۳۵ منٹ پر تدفین مکمل ہوئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے جسد اطہر کو حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کے مزار اقدس کے پہلو میں جانب شرق دفن کیا گیا ہے۔

قبر تیار ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ایک پرسوز رقت آمیز دعا کرائی۔ یہ دعا بھی درد و سوز اور تضرع و ابتہال کے لحاظ سے ایک خاص شان کی حامل تھی۔ دعا پانچ منٹ تک جاری رہی اور ہزاروں ہزار سوگوار احباب ۶ بج کر ۴۰ منٹ پر بہشتی مقبرہ سے واپس ہوئے۔

ادارۂ الفضل اس عظیم جماعتی صدمہ پر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے حرم محترم سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا اور حضرت سیدہ بشریٰ بیگم (مہر آپا) صاحبہ مدظلہا، حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور آپ کے جملہ برادران و ہمشیرگان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں نیز روئے زمین پر پھیلی ہوئی تمام جماعت ہائے احمدیہ کے افراد سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور اپنے قرب خاص سے نواز کر آپ کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے اور جماعت کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین اللھم آمین